Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم: جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ " "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ " "

فی پرچہ ۱ر

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۲۰ احسان ۱۳۳۱ ہش ۔ ۲۰ جون ۱۹۵۲ء نمبر ۱۴۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج ربوہ سے تین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جو تاریخ وار درج ذیل ہیں۔

۱۵ جون: "جگر کی خرابی اور سینہ میں درد کی شکایت ہے۔"

۱۷ جون: طبیعت خراب ہے۔ گلے میں اور گھٹنے میں درد ہے۔"

۱۸ جون: "پاؤں میں درد ہو آج جلاب لیا ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اس سال پنجاب میں نسبتاً کم اناج پیدا ہوگا لیکن حکومت عوام کو کوئی تکلیف نہ ہونے دیگی

گیہوں کا ذخیرہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی

لاہور ۱۹ جون۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے گیہوں کا ذخیرہ کرنے والوں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنا سماج دشمن حرکات سے باز آجائیں۔ ورنہ حکومت ان کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے آج ایک بیان دیتے ہوئے صوبے کی غذائی صورت حالات پر تبصرہ کیا۔ اور بتایا کہ چونکہ پنجاب کی دو فصلیں اچھی نہیں ہوئیں۔ اس لئے اپنے صوبے کی ضرورت سے کم اناج پیدا ہوگا۔ انہوں نے فرمایا۔ لیکن یہ کمی اتنی خفیف ہے۔ کہ اگر حکومت اناج کے ذخیرہ کو برآمد کرنے اور اسے مناسب طریقے سے تقسیم کرنے میں کامیاب ہوگئی (جس کی پوری توقع ہے) تو یہ اناج سال بھر کی ضروریات کے لئے کافی ثابت ہوگا۔

وزیر اعلیٰ نے گیہوں کا ذخیرہ کرنے والے عنصر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ سماج دشمن طبقہ چاہتا ہے۔ کہ بعد میں مہنگے داموں گیہوں بیچ کر فائدہ اٹھائے۔ لیکن انہیں ایسا کرنے کی حکومت ہرگز اجازت نہ دیگی۔ ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ مفاد عامہ کی حفاظت کے پیش نظر ایسے لوگوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرنے سے دریغ نہ کیا جائے گا۔ آپ نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اناج کی بہم رسانی میں حکومت کی مدد کریں۔ آپ نے مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے لیگی کارکنوں کو خبردار کیا۔ کہ اگر ان میں سے کسی نے غذائی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ تو ان کے خلاف دوسروں سے زیادہ سخت کارروائی کی جائے گی۔

مشرق وسطیٰ کے برطانوی نمائندوں کی اہم کانفرنس

لنڈن ۱۹ جون۔ مشرق وسطیٰ کے گیارہ ممالک میں متعین برطانیہ کے سفارتی نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس آج مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ کانفرنس چار روز تک جاری رہے گی۔ مشرق وسطیٰ کے متعلق برطانیہ کی عام پالیسی پر غور کرنے کے علاوہ کانفرنس مصر و ایران سے تعلقات۔ عرب مہاجرین اور اسرائیل کے متعلق برطانوی پالیسی پر بھی غور کرے گی۔

امریکہ ہند چینی کو مزید مدد دیگا

واشنگٹن ۱۹ جون۔ امریکہ نے ہند چینی کو مزید امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ امداد ہند چینی کی قومی فوج کو مضبوط کرنے پر صرف ہوگی۔ واضح رہے۔ کہ پہلے بھی امریکہ ہند چینی کے ایک تہائی فوجی اخراجات برداشت کر رہا ہے۔

حکومت پنجاب کی ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت

لاہور ۱۹ جون: حکومت پنجاب نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت دی ہے۔ کہ وہ صنعتی مقاصد کے لئے زمین مہیا کرنے کی خاطر اپنے اپنے ضلع میں مشاورتی بورڈ قائم کریں۔ حکومت نے کہا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے ایسی زمینیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو نسبتاً سستی۔ سیلاب کے دستبرد سے محفوظ اور شہر سے کچھ فاصلے پر ہوں۔

بھارت میں فی کس نصف پونڈ دودھ میسر آتا ہے

نئی دہلی ۱۹ جون۔ اگر بھارت کے تمام دودھ کو فراہم کر کے برابر برابر تقسیم کر دیا جائے۔ تو فی کس کے حساب سے نصف پونڈ دودھ میسر آئے گا۔ بھارت میں اس وقت ۱۹,۰۷,۲۶۸ دودھ دینے والی گائیں اور ۱۹۲,۹۵ لاکھ ۱۰ بھینسیں موجود ہیں۔ ان سے کل ۸۱,۵۰۰,۰۰۰ من دودھ سالانہ حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح ہر فرد کو ۵ء۵ لاکھ اونس دودھ مل سکتا ہے۔ سال میں کل ۱۱۲۰۰۰۰۰ من گھی بنتا ہے۔ اسے بھی اگر برابر تقسیم کیا جائے۔ تو ہر فرد کو روزانہ اونس کا ۳۲ واں حصہ ملے گا۔ بھارتی محکمہ زراعت ملک میں مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے ایک جامع سکیم مرتب کر رہا ہے۔ اسے بھی پانچ سالہ پلان میں شامل کیا جائے گا۔ سکیم کے مکمل ہو جانے پر دودھ اور گھی کی سپلائی بہت بڑھ جانے کی امید ہے۔ (اسٹار)

سیام عرب ایشیائی مطالبہ کی حمایت نہیں کریگا

بنکاک ۱۹ جون۔ بنکاک ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سیام مسئلہ تونس پیش کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کے عرب ایشیائی بلاک کے مطالبہ کی حمایت نہیں کریگا۔ دفتر خارجہ نے واضح کیا ہے۔ کہ تونس کے قومی عزائم سے ہمدردی رکھتا ہے۔ مگر یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں۔ کہ جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے۔ اکتوبر میں اسمبلی کے عام سیشن میں یہ مسئلہ بھی آسانی کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے۔ (اسٹار)

۲۹ رمضان کو چھ بجے شام ربوہ میں اجتماعی دعا ہوگی

جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۰ جون بروز جمعۃ الوداع مکرم مولوی ابو العطاء صاحب قرآن مجید کے آخری پانچ پاروں کا درس شروع کریں گے۔ ۲۹ رمضان المبارک کو ۶ بجے شام قرآن مجید کا درس ختم ہونے پر مسجد مبارک ربوہ میں اجتماعی دعا ہوگی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کرانے کی درخواست کی جائے گی انشاء اللہ۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے مقامات پر اس وقت اجتماعی دعا کرنے کا انتظام کریں۔

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے ہیڈ کوارٹرز کی اہلیہ محترمہ قریباً دو ماہ سے بیمار ہیں۔ ابھی تک کلی آرام نہیں آیا۔ اور زہریلا مادہ جلن پیدا کر رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میاں صاحب موصوف کی محکمانہ ترقی کا موقع پیدا ہوا ہے۔ لیکن ایک عنصر روکیں پیدا کر رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان رکاوٹوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

مختصرات

کوئٹہ ۱۹ جون۔ گورنر جنرل پاکستان جو ڈیڑھ ماہ کیلئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ عید منانے کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں پر وہ عید کے روز ایک دعوت بھی دیں گے۔

پیرس ۱۹ جون۔ کراچی کے اخبار ڈان کے نمائندے کو جو مغربی یورپ میں متعین ہے۔ حکومت فرانس نے ملک بدر کر دیا ہے ابھی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

کراچی ۱۹ جون محکمہ ڈاک نے اب لاہور اور کراچی کے علاوہ راولپنڈی، جہلم اور لائل پور میں بھی اردو میں تار دینے اور وصول کرنے کا انتظام کیا ہے۔

سیلون ۱۹ جون۔ سیلون کی حزب مخالف نے پارلیمنٹ میں یہ تحریک پیش کی۔ کہ گذشتہ انتخابات میں مبینہ بد عنوانیوں کی تحقیقات کی جائے۔ مگر یہ تحریک ۲۰ اور ۴۶ کی نسبت سے مسترد ہو گئی۔

عدن ۱۹ جون۔ عدن کی سپریم کورٹ نے ایرانی تیل لے جانے والے جہاز روز میری کے نام جو حکم امتناعی ص

حم جاری کیا تھا۔ اس کی میعاد میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

قادیان میں اعتکاف بیٹھنے والے مخلصین

— از مکرم ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان —

رمضان المبارک کا پُر انوار اور برکات سماویہ کا جاذب مہینہ اپنی دو منزلیں طے کر کے آج تیسری یا آخری منزل میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ وہ پاک ایام ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے خزانوں کے منہ کھول دیتا ہے۔ اور ہر مومن اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان رحمتوں سے حصہ پاتا اور مستفید ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہم درویشان قادیان کو زمانہ درویشی میں پانچویں بار رمضان کی یہ نعمت عطا فرمائی۔ سوائے بوڑھوں۔ کمزوروں یا معذوروں کے باقی تمام درویش باوجود انتہائی گرمی کے روزے رکھ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت کی ترقی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام افراد خاندان نبی کے لئے اور دوسرے متعلقین کے لئے دعائیں کر رہے ہیں

قرآن کریم کا درس باقاعدہ مسجد اقصےٰ میں ظہر تا عصر ہوتا ہے۔ اکیس پارے ختم ہو چکے ہیں پہلا عشرہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب فاضل نے اور دوسرا عشرہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نے دس دس پاروں کا درس دیا۔ اور آخری عشرہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل درس دیں گے

نماز تراویح کا انتظام مسجد مبارک میں تہجد کے وقت (جہاں حافظ اللہ دین صاحب قرآن کریم سناتے ہیں) مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عشاء جہاں حافظ جمیل احمد صاحب قرآن کریم سناتے ہیں) اور مسجد محلہ ناصر آباد میں (جہاں قریشی فضل حق صاحب نماز تراویح پڑھاتے ہیں) کیا گیا ہے۔

اس بار مسجد مبارک میں سات اور مسجد اقصےٰ میں چودہ معتکفین ہیں۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں

مسجد مبارک

(۱) حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالوی
(۲) دفعدار محمد عبد اللہ صاحب
(۳) مولوی برکت علی صاحب
(۴) چوہدری محمد صادق صاحب ٹائپسٹ
(۵) یونس احمد صاحب اسلم
(۶) طیب علی صاحب بنگالی
(۷) چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ

مسجد اقصےٰ

(۱) حضرت بھائی شیر محمد صاحب
(۲) بابا جان محمد صاحب
(۳) چوہدری سعید احمد صاحب
(۴) بشیر احمد خان صاحب
(۵) بشیر احمد صاحب مہار
(۶) احمد حسین صاحب
(۷) عبد الواحد صاحب رنگریز
(۸) بشیر احمد صاحب سندھی
(۹) عمر علی صاحب بنگالی
(۱۰) ڈاکٹر عطر الدین صاحب
(۱۱) بابا سلطان احمد صاحب
(۱۲) بابا خدا بخش صاحب
(۱۳) بابا فضل محمد صاحب
(۱۴) عبد الغفور صاحب

اجتماعی دعا درس کے خاتمہ پر ۲۹ رمضان المبارک کو شام کے ٹھیک ۱/۲ ۶ بجے شام مسجد اقصےٰ میں ہو گی۔ جو سات بجے تک جاری رہے گی۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں وقت مذکورہ پر اجتماعی دعا کا بندوبست کر کے قادیان کی دعاؤں میں شامل ہوں۔ اور اس موقعہ پر خاص طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے۔ جماعت کی ترقی کے لئے اور دشمنوں کے تمام تخریبی منصوبوں کے تہس نہس ہونے کے لئے دعائیں کی جائیں

(ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان تعطیل

آج مورخہ ۶/۵۲ ۲۰ بوجہ جمعۃ الوداع پریس بند رہے گا۔ اس لئے کل مورخہ ۶/۵۲ ۲۱ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (منیجر الفضل)

اراضی ربوہ کے مقاطعہ کی فروخت بند ہے

جملہ مقاطعہ گیران اراضی ربوہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی اراضی ربوہ کے مقاطعہ کی فروخت اور انتقال بند کر دی گئی ہے۔

نائب وکیل المال (جلداد)

۲۹ رمضان اور چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی پورا کر دینے والے مخلصین کی فہرست انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ رمضان یعنی ۲۳ جون کی شام کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو گی۔ رمضان کے آخری دن حضرت المصلح الموعود کی دعا سے حصہ پانے کے لئے آج ہی اپنا وعدہ اپنے سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرمائیں۔ اور ایک خط کے ذریعے وکالت مال کو اطلاع فرما دیں تا آپ کا نام فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

موگہ مشرقی پنجاب میں "مذاہب کانفرنس"

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ)

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان نے اپنے خط محررہ ۶/۵۲ ۵ میں تحریر کیا ہے۔ کہ "موگا کی آریہ سماج نے اپنے جلسہ سالانہ میں "مذاہب کانفرنس" کے لئے وقت رکھا تھا۔ اور قادیان کو بھی دعوت نامہ موصول ہوا تھا چنانچہ ان کی دعوت پر خاکسار معہ دو ساتھیوں کے وہاں گیا۔ اس کانفرنس کا مضمون "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" تھا۔ میں نے ۲۵ منٹ میں اپنا مضمون پڑھا۔ سامعین کی تعداد کے لحاظ سے اچھا کامیاب رہا۔ دیو سماج آریہ سماج۔ برہمو سماج۔ سکھ ازم اور عیسائیت وغیرہ کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ حاضری چار ہزار کے قریب تھی۔ بعد میں دو صد کے قریب پمفلٹ بھی وہاں اور پھر شہر میں پھر کر تقسیم کئے گئے۔ اور رات کو واپس قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس موقعہ پر دیو سماج کے ایک اردو اخبار کے ساتھ اپنے اخبار بدر کا تبادلہ کیا گیا۔"

مرزا بشیر احمد ۶/۵۲ ۱۱

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص مقصد کے ماتحت جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا تھا۔ اور اسی وجہ سے یہ جلسہ ہر سال مرکز میں ہوتا ہے۔ احباب جماعت کے مشورہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے اخراجات چلانے کے لئے اس امر کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ ہر فرد سے جس کی کچھ نہ کچھ آمد ہو اپنی ایک ماہ کی آمد کا دس فیصدی بطور چندہ جلسہ سالانہ وصول کرے۔ اور نظارت بیت المال کی طرف سے اس بارے میں گاہے بگاہے احباب کو متوجہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی نظارت بیت المال کے کارکنان پر یہ اثر ہے۔ کہ ہر فرد اپنے ذمہ کا پورا چندہ ادا نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ چندہ بھی ۱۹۳۸ء سے اب ویسے ہی فرضی چندہ ہے۔ جیسے چندہ عام یا حصہ آمد۔ بہر حال احباب جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے کہ وہ اس سال اپنے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

بہتر ہو کہ جو رقم ان کے ذمہ آتی ہے۔ ابھی سے ماہ بماہ بالاقساط ادا کرنے لگ جائیں۔ اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہو گا۔ کہ ہر ماہ تھوڑی رقم دینے سے زیادہ بوجھ محسوس نہیں ہو گا۔

امید ہے مقامی عہدہ داران مال اس کے مطابق مقامی حالات کے پیش نظر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا انتظام ابھی سے شروع کر دیں گے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء

مومن نے ہر زمین کو مسجد بنا دیا

سرزمین مغرب کفر و الحاد اور عیسائیت کے گڑھوں میں مساجد تعمیر کرنے کی مہم جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آغاز فرمائی ہے۔ اس کا علم احباب کو ہو چکا ہے۔ یہ مہم آج ہی شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک عرصہ سے شروع ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے دوستوں سے سعی و کوشش بھی جاری کروائی ہوئی ہے۔ چنانچہ مسجد ہالینڈ اور مسجد امریکہ کے متعلق تو ایک حد تک امداد بھی پہنچ چکی ہے اور ان مساجد کا وجود بھی قائم ہو چکا ہے۔ امریکہ میں ایک عظیم الشان عمارت مسجد بن چکی ہے۔ اگرچہ ان مساجد کا وجود قائم ہو چکا ہے۔ مگر ان کے واجبات کے لئے احباب نے ابھی پورا روپیہ مہیا نہیں کیا

ان مساجد کا وجود میں آ جانا مہم کا آغاز ہے یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس مہم کا آغاز ہو چکا ہے مگر محض آغاز ہی کو تو مہم کی تکمیل نہیں سمجھا جا سکتا ذرا اس مہم کی وسعت کا اندازہ تو لگائیے۔ احمدیت کا تو یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ہم نے کرۂ ارضی کے چپہ چپہ پر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نصب کرنا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈا نصب کرنے کا مطلب کیا ہے؟ یہی کہ ہم نے چپہ چپہ پر مساجد تعمیر کرنا ہے۔ جن کے مناروں سے روزانہ پانچ وقت

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
اشھد ان محمداً رسول اللہ

کی آواز بلند ہو۔ ٹھوس حواس سے محسوس ہونے والی صورت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی یہی ہے۔ کہ ہم جتنی جلد ہو سکے مغرب و مشرق، شمال و جنوب میں مساجد تعمیر کرنے کی مہم کو سرانجام کریں۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک اسلامی مشن بغیر مسجد کے کوئی خاص اثر پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم کرۂ ارضی کے چپہ چپہ پر مشنوں کا جال پھیلا دیں۔ اور ہزاروں لاکھوں مبلغ ان مشنوں کو چلانے کے لئے مہیا کر دیں۔ اور ہر مشن کے ساتھ کم از کم ایک مسجد نہ تیار کریں۔ تو بطور ایک اسلامی مشن کے ہمارے مشنوں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ اور ہمارے مبلغین کیا کامیابی حاصل کر سکتے ہیں؟

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمارا حقیقی کام تو دنیا میں اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کو از سرِ نو زندہ کرنا ہے۔ اور دنیا کی انسانی بستیوں میں یہ منظر پیدا کرنا ہے۔

یسبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعمیر مساجد کی اس عظیم الشان مہم کے لئے جو نسخہ اللہ تعالےٰ کی زیرِ ہدایت نکالا ہے۔ اگر اس نسخہ کا صحیح استعمال کیا گیا۔ تو ہمیں یقین ہے کہ ابھی عرصہ نہیں گزرے گا۔ کہ تمام دنیا بلالی اذانوں کے نغمات سے گونجنے لگے گی۔ "قیام مساجد" والے پوسٹر تمام احباب کی نظروں سے گزر چکے ہیں۔ مساجد کے لئے فنڈ مہیا کرنا کتنا آسان بنا دیا گیا ہے۔ ذرا غور فرمائیے یہ تجویز کیا بغیر اللہ تعالےٰ کی راہنمائی کے کسی انسانی دماغ کا نتیجہ ہو سکتی ہے کیا نعوذ باللہ کوئی ایسا بدنصیب احمدی ہو سکتا ہے۔ جو اب بھی تعمیر مساجد میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرنے سے محروم رہ سکتا ہے؟

مسلمان جہاں بھی گئے انہوں نے مسجدیں تعمیر کیں۔ مسجدوں ہی سے انہوں نے روحانی تسلط حاصل کیا۔ خود سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے مسجد ہی کی بنا رکھی تھی۔ ہم جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمام دنیا میں پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ ہمارا پہلا فرض ہے۔ کہ جس اچھوتی سرزمین پر ہم اپنا قدم رکھیں پہلے وہاں خانۂ خدا کی تعمیر کریں۔ یہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آؤ ہم اللہ تعالےٰ کے اس برگزیدہ کی سنت کی پیروی میں جہاں جائیں پہلے وہاں مسجد تعمیر کریں۔ یہاں تک کہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ

مومن نے ہر زمین کو مسجد بنا دیا

اربابِ حکومت اس طرف کب توجہ مبذول فرمائینگے

انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا نامہ نگار کراچی سے لکھتا ہے۔

آفیشل حلقوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب کے اس اقدام کو جو اس نے اخبارات چٹان اور ایشیا کے خلاف پنجاب سیفٹی ایکٹ کے ماتحت کیا ہے۔ کراچی میں اسکو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔

سمجھا جاتا ہے کہ پنجاب کے ارباب حکومت جو ذاتیاتی گروہی اور فرقہ دارانہ مباحثات کا امن شکن اور خلاف نظم و ضبط اشتعال انگیزی اور دشنام طرازی کی صورت اختیار کر لینے کی روک تھام کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ یہ اقدام اسی کے پیش نظر لیا گیا ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے ایسے جلسوں اور جلوسوں پر جو اشتعال انگیزی اور دشنام طرازی پر مشتمل تقریروں اور نعروں کا موقعہ بہم پہونچاتے ہیں پابندیاں لگا دی ہیں۔ یہاں یہ غور سے دیکھا جا رہا ہے کہ چٹان اور ایشیا کے خلاف جو اقدام لیا گیا ہے۔ اس کا دوسرے اسی قسم کے اردو اخبارات پر کیا اثر پڑتا ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ اس کا اچھا اثر ہی پڑے گا۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۸ جون ۱۹۵۲ء)

حکومت پنجاب نے "چٹان" اور "ایشیا" کی بے راہ روی پر جو اقدام لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو احراریوں کے ترجمان "آزاد" کو اس کا علم نہیں کرایا جا سکا۔ اور یا پھر وہ اس سے کوئی سبق لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چنانچہ "چٹان" اور "ایشیا" کے برخلاف اقدام لینے کے بعد بھی یہ اخبار جماعت احمدیہ اور اس کے بزرگوں کے خلاف نہایت رکیک قسم کی زبان بے دھڑک استعمال کر رہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اس کو کسی کا کوئی خوف نہیں ہے۔ مثال کے لئے ہم اس اخبار کے صرف چند گزشتہ پرچوں کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

(۱) سہ روزہ آزاد مورخہ ۳ جون صفحہ اول نظم بعنوان موڈی نگر از ابو الفضل حیرتی ملاحظہ ہو۔ تیسرا اور چوتھا بند۔

(۲) سہ روزہ آزاد مورخہ ۱۴ جون صفحہ اول نظم بعنوان "فرنگی کے حبوبی چک یا موڈی نگر کے ٹھگ" خصوصاً پانچواں۔ چھٹا، ساتواں اور آٹھواں شعر

(۳) سہ روزہ آزاد مورخہ ۱۷ جون صفحہ ۳ مضمون یوم مطالبہ اور عامۃ المسلمین از منظور احمد بھٹی

(۴) سہ روزہ آزاد مورخہ ۲۰ جون صفحہ ۵ کالم پہلے کے نیچے بعنوان "لطیفہ" یہ آخر الذکر لطیفہ مسلمان بچوں کے لئے ہے۔ مسلمان بچوں کو کیا اعلےٰ تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے۔

ہم نے یہ چند حوالے یونہی بطور نمونہ کے لئے ہیں۔ ورنہ اس اخبار کا تمام لہجہ ہی تقریباً اسی قسم کا ہوتا ہے۔ بات بات پر جماعت احمدیہ اور اس کے قابلِ احترام بزرگوں کو گالی دی جاتی ہے۔ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔ اور اب پھر عرض کرتے ہیں کہ پنجاب کے بیدار مغز ارباب حکومت اس طرف اپنی توجہ کب مبذول فرمائیں گے؟

"اکانومسٹ" اور "زمیندار" کا مقابلہ

"آزاد" مورخہ ۲۰ جون ۱۹۵۲ء میں شیخ حسام الدین صاحب احراری کی ایک بے سروپا تقریر شائع ہوئی ہے۔ جو کہا گیا ہے کہ آپ نے اوکاڑہ میں فرمائی ہے۔ آپ نے اس تقریر میں انگریزی اخبار "اکانومسٹ" اور لاہور کے معذرت پیشہ روزنامہ "زمیندار" کا مقابلہ کیا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اکانومسٹ کے متعلق خود ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ

اپنے ملک کی اقتصادیات کی رائے ظاہر کرتا ہے۔ اپنے ملک میں اس کی رائے وزنی ہے ...... اس کی اشاعت لاکھوں سے زائد ہو گی۔

ایسے اخبار کا زمیندار جیسے اخبار سے مقابلہ کرنا جس کی آواز صرف موچی دروازہ کے حدود سے باہر نہیں جاتی۔ اور جس کی رائے کی اپنے ہی ملک میں پرکشہ برابر بھی قدر نہیں کی جاتی۔ جو خود ساختہ خبریں تراشنے کے لئے مشہور ہے۔ اور جو اپنی مستمرہ بدعنوانیوں کے سبب روز معذرت شائع کرتا نہیں تھکتا۔ جو صرف چند ہزار چھپتا ہے اور وہ زیادہ تر ردی میں فروخت ہوتا ہے۔ اس کا اکانومسٹ سے مقابلہ تک ہی سہی۔ مگر خدا کے لئے پوچھئے آخر یہ کیا تک ہے؟

پھر اس "اکانومسٹ" کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔ کہ اس اخبار نے پاکستان کی خارجہ حکمت علی پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اس نکتہ چینی کا جواب چوہدری صاحب نے حرف بہ حرف دیا ہے۔ سب دنیا مان گئی ہے کہ یہ معرکۃ الآرا جواب اپنوں اور بیگانوں نے بڑا سراہا ہے۔ اور اسکو پاکستان کی خارجہ حکمت علی میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کے لحاظ سے سنگ میل سمجھا گیا ہے۔

شیخ حسام الدین کی احراریت اس کا کیا کر سکتی تھی۔ لوگوں پر چوہدری ظفر اللہ خان کی اس تقریر کی وجہ سے مزید ڈھاک بیٹھ گئی تھی۔ اس لئے اور تو کچھ ہو نہیں سکا فرماتے ہیں کہ جی ایسے معمولی اخبار کے الزامات کا جواب چوہدری صاحب نے دے ڈالا ہے۔ شیخ صاحب کے خیال میں شائد اس سے بڑا ظلم نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک اخبار جس کی رائے اپنے ملک میں وزنی ہے۔ جس کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

(۲)

(۵۱) کفر کی نگاہ تو اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ انبیاء کے دعوتِ نبوت سے پہلے ہی خدا کی آواز کو پہچان لیتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ لکھی تو اس وقت آپ کو خود بھی معلوم نہ تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کو نبی بنانے والا ہے اور آپ نہیں سمجھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے الہامات سے کیا مراد ہے۔ لیکن لدھیانہ کا ایک مولوی اس وقت اٹھا۔ اور اس نے اس کتاب کو پڑھ کر اس وقت کہدیا کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کرنا ہے۔ اس کی ابھی سے مخالفت شروع کر دو۔ اس وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی خیال نہ آیا۔ چنانچہ اس وقت انہوں نے اس کتاب کی تائید میں ایک ریویو لکھا۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ نبوت کے بعد جب مولوی محمد حسین آپ کے خلاف لدھیانہ میں فتوے لینے گئے تو اس مولوی نے انہیں کہا۔ اب تم میرے پاس فتوے لینے آئے ہو کیا میں نے اسی وقت نہ کہدیا تھا کہ مرزا صاحب کی مخالفت کرو۔ لیکن اس وقت تم نے ان کی تائید کی

(الفضل جلد ۲۵ نمبر ۱۶۷ صہ)

(۵۲) مولوی برہان الدین صاحب نے حضرت صاحب سے جو پہلی دفعہ ملاقات کی ہے۔ وہ بھی لطیفہ کہتے تھے کہ میں قادیان میں آیا۔ لیکن حضرت صاحب گورداسپور میں[۱] تھے۔ اس لئے وہاں گیا۔ جس مکان میں حضرت صاحب ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ایک طرف باغ تھا۔ حامد علی مرحوم دروازہ پر بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ مگر میں باغ میں چھپ چھپ کر دروازہ تک پہنچ گیا آہستگی سے دروازہ کھول کر جو دیکھا تو حضرت صاحب ٹہل رہے تھے۔ اور جلدی جلدی لمبے قدم اٹھاتے تھے۔ میں جھٹ پیچھے کو مڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص صادق ہے۔ جو جلدی جلدی ٹہل رہا ہے ضرور اسے کسی دور کی منزل پر ہی پہنچنا ہے۔ تبھی تو یہ جلدی جلدی چل رہا ہے۔ وہابی ہو کر مولوی صاحب کا اس قسم کا خیال کرنا عجیب ہی بات ہے۔ ورنہ عموماً یہ لوگ خشک ہوتے ہیں

(الفضل جلد ۹ نمبر ۹۲ صہ)

(۵۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رویا دیکھی تھی کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور بعض کاغذات پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر سُرخی سے دستخط کرنے چاہے اور قلم کو زیادہ سُرخی لگنے پر چھڑکا جس سے چھینٹے گرے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں پر پڑے۔ اس وقت جبکہ آپ نے یہ رویاء دیکھی۔ مولوی عبداللہ سنوری آپ کے پاؤں دبا رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں پر ایک سرخ نشان پڑا ہے جو گیلا تھا انہوں نے اپنا ٹوپی دیکھی تو اس پر بھی اس قسم کا نشان تھا۔ اس پر انہوں نے خیال کیا کہ شاید چھت سے چھپکلی کی دم کٹنے سے خون گرا ہو۔ مگر جب انہوں نے چھت کی طرف دیکھا۔ تو وہ اس قسم کی تھی کہ وہاں چھپکلی کا گمان نہیں ہو سکتا تھا۔ اس پر انہیں بہت حیرت ہوئی اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیدار ہوئے تو آپ نے پوچھا۔ کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے۔ حضرت صاحب نے اس کے متعلق کچھ نہ فرمایا۔ تب مولوی عبداللہ صاحب نے کہا میں نے اس قسم کا نشان دیکھا ہے۔ حضرت صاحب نے جواب سے اجتناب کرنا چاہا۔ مگر جب انہوں نے اصرار کیا۔ تو پھر حضرت صاحب نے رویاء کا ذکر فرمایا۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کرتہ دیکھا گیا۔ تو اس پر بھی نشان تھے مولوی عبداللہ صاحب نے درخواست کی کہ وہ کرتہ انہیں دیدیا جائے تاکہ وہ لوگوں کو نشان دکھا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے تو انکار کیا اور فرمایا ایسی باتوں سے شرک پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر پھر ان کے اصرار پر اس شرط پر دیدیا کہ جب وہ فوت ہوں تو ان کے ساتھ ہی کرتہ بھی دفن کر دیا جائے تاکہ اس قسم کا شرک نہ پیدا ہو۔ اس شرط پر مولوی صاحب نے وہ کرتہ لے لیا۔ اور اس کے متعلق انہیں ایسا عشق تھا کہ جلسہ پر لوگوں کو خاص طور پر دکھلایا کرتے تھے اور اس طرح لاکھوں آدمیوں نے اس نشان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ اس بات کے گواہ ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویاء ایسے رنگ میں پوری ہوئی جسے کوئی سائنس کا مسئلہ حل نہیں کر سکتا۔ مولوی صاحب کی ٹوپی جس پر چھینٹا پڑا تھا۔ وہ تو کسی نے چرالی۔ مگر کرتہ ان کے پاس محفوظ رہا۔ جو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ (تقریر دلپذیر صہ ۴۵)

(۵۴) مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۳۱ء میں جب دار البیعت لدھیانہ کی تعمیر وغیرہ کی تجویز بالاتفاق پاس ہوئی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی منظوری دیتے ہوئے فرمایا:-

"میرے نزدیک یہ نہایت اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے بلکہ لدھیانہ کو باب لُد قرار دیا ہے۔ جہاں دجال کے قتل کی پیشگوئی ہے ایسے مقام کے لئے جہاں قادیان سے بیعت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے۔ جماعت میں خاص احتیاط ہونا چاہیئے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جب آپ سے بیعت لینے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا۔ یہاں نہیں بیعت لی جائے گی۔ پھر لدھیانہ[۱] بیعت لی۔ وہاں پیر احمد جان صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے پہلے ہی فوت ہو گئے وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے دعوت سے پہلے ہی آپ پر ایمان لانے کی توفیق دی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا:

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

انہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے سب خاندان کو جمع کیا۔ اور کہا حضرت مرزا صاحب مسیحیت کا دعویٰ کریں گے۔ تم سب ایمان لے آنا۔ چنانچہ سب خاندان ایمان لے آیا۔ پیر منظور محمد[۲] صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب آپ کے لڑکے ہیں[۳]۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ان کی لڑکی ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ اس مقام کا خاص طور پر نقشہ بنایا جائے اور بیعت کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ تجویز کی جائے۔ اور نشان لگا دیا جائے اور اس موقعہ پر وہاں جلسہ کیا جائے۔ چالیس آدمیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسجگہ بیعت لی تھی۔ ان سب کے نام اسجگہ لکھدیئے جائیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء صہ ۱۰۶)

(۵۵) گول کمرہ ..... جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ سے پہلے مہمانوں کے لئے اور اپنے آرام کے لئے بنوایا تھا ہم چھوٹے چھوٹے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور اگر مجالس مسجد میں نہ فرماتے تو وہاں بیٹھتے۔ (الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۲۲ صہ ۱)

[۱] مولوی محمد لدھیانوی مرتب

[۲] یہ واقعہ گورداسپور کا نہیں ہو سکتا۔ میرے ناقص علم میں یہ ہوشیارپور کا ہے۔ جبکہ ۱۸۸۶ء میں حضور علیہ السلام شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور جہاں چالیس دن تک حضور پُر نور نے چلہ کیا اور اس عرصہ میں لوگوں سے ملاقات بند کر رکھی تھی۔ اس امر کی تصدیق اس واقعہ جلسہ سالانہ پر خاکسار کے استفسار پر حضرت مولوی صاحب مرحوم کے صاحبزادے مولوی عبدالغنی صاحب جہلمی نے بھی کی تھی (مرتب)

[۳] اول الذکر چھوٹے اور آخر الذکر بڑے لڑکے تھے۔ (مرتب)

گمشدہ رسید بک

ماسٹر محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۲۶۹ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری نے اطلاع دی ہے کہ ایک رسید بک ۳۲۰۹ جو مرکز سے ان کو بذریعہ ڈاک بھجوائی گئی تھی۔ ان کو نہیں ملی۔ اگر کسی دوست کو یہ رسید بک ملے۔ تو وہ دفتر بیت المال میں بھجوا دے۔ اور کوئی دوست اس نمبر کی رسید بک پر چندہ نہ دے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں عبدالحمید صاحب ولد مولوی عبدالقادر صاحب حیدرآبادی جو نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی میں اکونٹنٹ تھے۔ ان کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

مقاطعہ و اخراج از جماعت

چونکہ علی بخش صاحب گھمار ساکن گجرانوالہ نے قضائی فیصلہ کی تعمیل نہیں کی۔ اسلئے انہیں بمنظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقاطعہ و اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مقطعات قرآنی

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب از ربوہ)

حروف مقطعات جو قرآن الحکیم میں پائے جاتے احباب ذوق و عرفان نے اس کی کئی تعبیریں کی ہیں عاجز کے فہم میں بھی ان پاک حروف کی ایک توجیہہ آئی ۔ جو کہ پیش خدمت ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب

جب خدا تعالیٰ نے اپنے ایمان اور عرفان کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کی اور ایمان باللہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ایمان کو ہمیشہ کے لئے شامل فرما دیا ۔ چنانچہ ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے ۔ عاجز کو اس بنا پر الم کی توجیہہ ۔ اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ممکن نظر آئی ۔ چنانچہ سورۃ بقرہ کا آغاز ہی اس سے ہوا کہ الذین یؤمنون بالغیب ۔ یعنی جو خدا تعالیٰ پر ایمان بالغیب لائے ہوں ۔ اور دوسری شرط بما انزل الیک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہو ۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ اور محمد صلعم کا ذکر نکلتا ہے ۔ ایک فرق ضرور ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ا اور ل دو حروف آئے ہیں ۔ اور محمدؐ کے لئے صرف پہلا حرف ۔ اس قاعدے کے مطابق اگر سب حروف مقطعات دیکھے جائیں ۔ تو مندرجہ ذیل وجہ تسمیہ بنتی ہے ۔

سورۃ الاعراف

المص ۔ یہ مقطعات پہلی آیت یعنی کتاب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے محمدؐ پر کتاب اتاری اور صدر کے انشراح کی تلقین فرمائی

سورۃ یونس

ہے ۔ تلک ایٰت الکتاب الحکیم اکان للناس عجبا ان اوحینا الی رجل ۔ یہاں اللہ تعالیٰ اور رجل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد لئے جا سکتے ہیں ۔

سورۃ رعد

المر ۔ اس سورۃ میں بھی شروع میں یہی مضمون ہے ۔ تلک ایات الکتب والذی انزل الیک من ربک ۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور محمدؐ آ گئے ۔ اور ر کے لئے اس آیت میں خدا تعالیٰ نے رعد کا ذکر خصوصیت سے کیا ہے ۔

سورۃ ابراہیم

اور الحجر دونوں میں الر ہے ۔ اور یہی مضمون شروع میں بیان فرمایا ہے سورۃ ابراہیم میں کتاب انزلنہ الیک ہے ۔ اور الحجر میں تلک آیات الکتب وقرآن مبین ہے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور الرجل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا ذکر ہے ۔

سورۃ مریم میں کھیٰعص ہے ۔ اس میں شروع سے ہی حضرت ذکریا کی معجزانہ قبولیت دعا کا ذکر ہے ۔ اور ان حروف مقطعات میں حضرت ذکریا کی دعا اور ان کی معجزانہ قبولیت کے سب اہم امور کمال صفائی سے آ جاتے ہیں ۔ یعنی جب حضرت ذکریا نے اپنے رب کو پکارا اور زندگی کے آخری دنوں میں بانجھ بیوی سے ولی یا وارث کے لئے دعا کی ۔ تو وہ قبول ہو گئی ۔ تو حضرت ذکریا خود حیران ہوئے کہ یہ ہو گا کس طرح اور عرض کی ۔ کہ بلغت من الکبر عتیا ۔ یعنی میں بوڑھا اور ضعیف ہو چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا ۔ ھو علیّ ھین یہ مجھ پر آسان ہے ۔ چنانچہ پھر یحییٰ عطا فرمایا ۔ عاقر یعنی بانجھ بیوی سے اور حضرت یحییٰ کے متعلق فرمایا ۔ و اٰتینٰہ الحکم صبیا ۔ یعنی بچپن میں ہی الہام سے سرفراز فرمایا ۔ تو یہ اس معجزانہ قبولیت دعا کے اہم پہلو ہیں ۔ جو کہ سب کھیٰعص میں آ جاتے ہیں ۔

سورۃ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پہلی وحی اور حضرت ھٰرون کے لئے بطور مددگار کی درخواست ہے ۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ خصوصیت سے فرماتا ہے انک بالواد المقدس طویٰ اور ساتھ ہی حضرت ھٰرون کا ذکر ہے ۔

سورۃ الشعراء

طسم ۔ ط وادیٔ مقدس طویٰ کے متعلق ہے جس میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وحی کا خاص طور پر ذکر ہے شروع میں سماء سے ایسی آیت اترنے کا ذکر ہے ۔ کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اس سے سب جھگڑے مٹ جائیں ۔ مگر پھر تو قیامت ہی آ جائیگی ۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی میم بھی آ گئی

سورۃ النمل

طس ۔ اس کی ساتویں آیت میں پھر خصوصیت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وادیٔ طویٰ میں اللہ تعالیٰ سے مشرف بکلام ہونے کا ذکر ہے ۔ فرمایا ہے ۔ فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار ومن حولھا وسبحان اللہ رب العالمین ۔ س ۔ سبحان اللہ کی بھی ہو سکتی ہے ۔ اور سماء کی پہلے توجیہہ ہو بھی چکی ہے کہ آسمان سے نشان اترنے کا ذکر بھی لیا جا سکتا ہے

سورۃ قصص

طسم ۔ سورۃ الشعراء والی تعبیر ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ اس آیت کی خصوصیت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہے ۔ تیسری آیت ہے ۔ نتلوا علیک من نبإ موسیٰ وفرعون ۔

سورۃ عنکبوت روم ۔ لقمان سجدہ میں الم ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور آپ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ یٰسین میں خصوصیت سے رجل یسعیٰ کا ذکر ہے جو کہ تاکید کرنے کے لئے آیا ۔ کہ رسولوں کی بات مان لی جائے ۔ س سے سماء بھی ہو سکتا ہے ۔ اور سبحان اللہ بھی آیت ہے ۔ سبحان الذی خلق الازواج کلھا

سورۃ صٓ میں صیحۃ کا خصوصیت سے ذکر ہے اور انبیاء علیہم السلام کے انکار سے عذاب نازل ہونے کا بھی خصوصیت سے ذکر ہے ۔ اس سے صادق الوعد بھی مراد ہو سکتا ہے ۔

سورۃ مومن

حٰم ۔ سے چونکہ حمد خدا کا ذکر وارد ہے اس لئے حمید ۔ مجید ہو سکتا ہے ۔ آیۃ ہے الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم

سورۃ حٰم سجدہ ۔ شوریٰ ۔ الزخرف جاثیہ ۔ دخان ۔ احقاف ان سب سورتوں میں حٰم ہے ۔ یعنی خدا تعالیٰ کی صفت حمید و مجید

سورۃ ق ۔ اس سورۃ میں تو جس قرینہ سے ہم تعبیر کر رہے ہیں ۔ اس کی تائید بھی ہو جاتی ہے فرمایا ہے ق ۔ والقرآن المجید ۔ یعنی یہ ایک قاعدہ ہو گیا ۔ کہ لفظ مقطعہ اپنے حرف کا پہلا لفظ ہوتا ہے ۔

سورۃ شوریٰ میں حٰم کے علاوہ عسق بھی ہے چنانچہ چوتھی آیت میں آیا ہے ۔ وھو العلی العظیم اور پانچویں میں تکاد السمٰوٰت یتفطرن آیا ہے ۔ اور کذٰلک اوحینا الیک قرآنا عربیا لتنذر ام القریٰ یعنی عسق کے مقابلہ میں علی العظیم ۔ السمٰوٰت اور قرآن مل گئے

سورۃ قلم ۔ ن ۔ میں فرمایا ہے ن والقلم وما یسطرون ۔ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون ۔ وان لک لاجرا غیر ممنون ۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی نعماء کا ذکر وضاحت سے ہے ۔ اور آخر آیت میں پھر صاحب حوت پر نعمۃ من ربہ کا ذکر ہے ۔ تو اس طرح یہ نون نعمت کا ہوا ۔

تنقید و تبصرہ

رسالہ الفرقان (خلافت نمبر)

خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں (شیعوں اور سنیوں) میں صدہا سال سے باعث نزاع بنا ہوا ہے ۔ اور خود غرض لوگوں نے اسے امت میں تفرقہ اور تشتت کا موجب بنا رکھا ہے ۔ دونوں طرف سے روایات کا ایک لمبا سلسلہ جاری ہے ۔ روایات سے ایک حد تک نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن حقیقی اور کامل فیصلہ صرف قرآن مجید کی رو سے ہو سکتا ہے ۔ ماہنامہ فرقان کے خلافت نمبر میں خلفائے راشدین کی حقانیت پر زیادہ تر قرآنی دلائل پیش کئے گئے ہیں ۔ البتہ بعض مقالات میں شیعہ بھائیوں کی مسلمہ کتب کے بعض حوالے اور ان کے مسلمہ عقائد بھی پیش کئے گئے ہیں ۔ اس پہلو سے اس نمبر میں ایک خصوصیت پیدا ہو گئی ہے موضوع خلافت کے متعلق عمومی بحث میں خلافت راشدہ کے امتیازات ایک اہم ترین حصہ ہے ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قلم مبارک سے ان امتیازات کی جامع اور اصولی وضاحت کی ہے ۔ حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرقان "دور اول" کے خلافت نمبر کیلئے لکھے ہوئے دو مقالے تمام جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہیں علاوہ ازیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دوسرے علماء کرام اور بزرگان کے قیمتی مضامین بھی زینت رسالہ ہیں سلسلہ احمدیہ ہمارے عقیدہ میں اسلام ہی کی نشاۃ ثانیہ کا نام ہے ۔ جماعت احمدیہ میں بھی خلافت کے متعلق اختلاف پیدا ہوا اور ۱۹۱۴ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے ساتھیوں کو لیکر جماعت سے علیحدہ ہو گئے ۔ ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کی توجہ کے لئے بھی ایک خاص مقالہ اس نمبر میں شائع کیا گیا ہے ۔

کوشش کی گئی ہے ۔ کہ اس نمبر میں حتی الامکان مسئلہ خلافت کے سارے پہلوؤں پر روشنی ڈالی جا سکے ۔ اور اس سلسلہ میں پیدا ہونے والے متعدد سوالات کا حل بھی پیش کیا جائے ۔ بزرگ اہل قلم حضرات کے قیمتی مقالات سے یہ مقصد خاطر خواہ طور پر حاصل ہوا ہے ۔

احمدی احباب کو چاہیئے ۔ کہ وہ اس نمبر کو خرید کر نہ صرف خود پڑھ کر فائدہ اٹھائیں ۔ بلکہ اپنے شیعہ اور غیر مبائعین احباب کو بھی پڑھنے کے لئے دیں ۔ قیمت ایک روپیہ ۔

(ملنے کا پتہ :۔ منیجر الفرقان احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ)

غیر احمدی علماء کے تراجم قرآن میں تحریف کے نمونے

(از مکرم حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد ربوہ)

آیت فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کا ترجمہ از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھا لیا ...... دیکھو مترجم قرآن مجید از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی صفحہ ۱۲۸

مولوی محمود الحسن صاحب و مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کا ترجمہ۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا۔ دیکھو قرآن مجید مترجم مولوی محمود الحسن صاحب و مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی صفحہ ۱۶۴۔

مولوی احمد علی صاحب بانی انجمن خدام الدین لاہور کا ترجمہ۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا۔ دیکھو قرآن مجید مترجم مولوی احمد علی صاحب صفحہ ۱۶۲

مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کا ترجمہ۔ جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا۔ دیکھو تفسیر مولوی ابو الاعلیٰ صاحب صفحہ ۵۱۶۔

اس کے بالمقابل آیت فلمّا توفیتنی کی تفسیر اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف میں ملاحظہ فرمائیں حدثنا محمد بن یوسف نا سفیان عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسی ابراھیم ثم یوخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح عیسے ابن مریم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (بخاری جلد ۲ کتاب التفسیر)

یعنی حضرت ابن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن سب لوگ مادر زاد ننگے اٹھائے جائیں گے۔ پھر آپ نے آیت کما بدأنا الی آخرہا پڑھی۔ پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میرے بعض اصحاب دائیں اور بائیں سے پکڑے جائیں گے تو میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو جواب ملے گا یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کی جدائی (وفات) کے بعد مرتد ہو گئے تھے تو میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے عیسے ابن مریم نے کہا کہ میں ان کے حال پر نگران رہا جب تک ان میں رہا۔ پس جب اللہ پاک تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی اس کے بعد ان کا نگہبان تھا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آیت متوفیک کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول متوفیک ممیتک اسی جگہ لے آئے ہیں تاکہ متوفی اور توفیت کے معنوں کے متعلق کوئی ابہام نہ رہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری کے صفحہ ۵۹۳ پر لکھا ہے:-

وقال الکرمانی ذکر ھذہ الکلمۃ منھما ان کانت من سورۃ آل عمران بمناسبۃ قولہ تعالے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وکلاھما من قصۃ عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام

یعنی کرمانی کہتے ہیں کہ اس کلمہ متوفیک کو اس جگہ بیان کرنا حالانکہ یہ سورہ آل عمران کا جملہ ہے صرف اس وجہ سے ہے کہ اس کو آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم سے مناسبت ہے کیونکہ دونوں کلمے حضرت عیسے علیہ السلام کے متعلق ہیں۔

اس نہایت واضح حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور حضرت عیسے ابن مریم علیہما السلام کی اپنے اصحاب سے جدائی کی صورت صرف وفات کو قرار دیا ہے نہ کہ دوسرے یا چوتھے آسمان پر اٹھائے جانے کو۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ ان ہی پانچوں مشہور مولوی صاحبان نے قرآن کریم میں توفی کے صیغہ کے مشتقات کے معانی اور تراجم لکھتے وقت بلا استثنا اکیس ۲۱ مقامات پر موت کے معنے ہی کئے ہیں۔ لیکن فلما توفیتنی کے معنی کرتے وقت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ معنوں کا بھی کچھ لحاظ نہیں کیا اور جب خاص اس آیت کے نہ ایک بار بلکہ دو بار واضح معنے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ثابت ہو چکے تو اب اس کے خلاف کوئی دوسرے معنے کرنا تقوی کا طریق نہیں۔ ایک سچے خدا ترس مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترجمہ تو در کنار ایک متعین تفسیر فرما دی۔ ایک شخص مومن کہلا کر کس طرح یہ جرأت کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معنوں کو ترک کر دے اور اپنی ذاتی رائے کو ترجیح دے۔ اب خود سوچ لو جو شخص فرحوا بما عندھم من العلم کا مصداق بن کر نہ تو اللہ تعالے کے کلام کی ترتیب کو ملحوظ رکھتا ہے نہ مہبط قرآن پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور تصریح اور معانی کو کوئی وقعت دیتا ہے اس میں خدا ترسی کا مادہ کس قدر ہے اور ایسے آدمی سے اخذ معرفۃ لاثم کی توقع کس حد تک کی جا سکتی ہے۔

وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ تمام مدعیان علم تقویٰ وطہارت کے امتحان کا اعلےٰ ذریعہ ہے نیز آیہ شریفہ لا یمسہ الا المطہرون کی صداقت کا بین ثبوت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن پاک کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں۔ اور وہ ان کو شناخت کر لیتا اور سونگھ لیتا ہے اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی سچی راہ ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کیلئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گذرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر القرآن نہ بن بیٹھے۔ ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ من فسر القرآن برایہ فاصاب فاخطاء یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن پاک کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔ (برکات الدعا صفحہ ۱۶)

نیز فرمایا " ساتواں معیار وحی والہام اور مکاشفات محدثین ہے اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے ...... اور یہ راہ اس امت کے لئے کھلی ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وارث حقیقی کوئی نہ رہے۔ اور ایک شخص جو دنیا کا کیڑا اور دنیا کے ننگ وناموس میں مبتلا ہے وہی وارث علم نبوت ہو۔ کیونکہ خدا تعالے وعدہ کر چکا ہے کہ بجز مطہرین کے علم قرآن کسی کو نہیں دیا جائے گا ....

...... خدا تعالے نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالے کی تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۷)

تعطیلات اور طلبہ خدام

(از محمد شفیع صاحب اشرف قائمقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عنقریب تمام سکولوں اور کالجوں میں دو دو یا تین تین ماہ کی رخصتیں ہو رہی ہیں اس عرصہ میں عموماً طالبعلموں کی تعلیمی سرگرمیوں کی رفتار بہت کم ہو جاتی ہے بلکہ کسی حد تک وہ دوسرے کاموں سے فارغ سمجھے جاتے ہیں اور ہوتے بھی ہیں۔ میں اس موقعہ پر ان تمام احمدی طلبہ خدام سے جو کالجوں اور مدرسوں میں پڑھتے ہیں یہ گذارش کروں گا کہ تعطیلات کے دوران میں جب وہ اپنے شہر یا گاؤں میں آئیں تو بجائے اس کے کہ وہ اپنے گھروں میں خاموش بیٹھ جائیں اور سہل انگاری اور کاہلی کا شکار ہو کر اپنے قیمتی اور مفید اوقات کو ضائع کر دیں وہ وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کو بیدار کرنے کی کوشش کریں اور تنظیم میں ان کا ہاتھ بٹائیں اور بالخصوص مجلس کے عہدیداران سے مل کر "تعلیم بالغان" کی طرف توجہ دیں۔ بلکہ انہیں معین طور پر یہ فرض قرار دے لینا چاہئیے کہ وہ تعطیلات کے دوران میں تین چار خدام کو بہر حال ابتدائی تعلیم دے دیں گے۔ ہمارے ملک میں عوام کی جہالت اور ناخواندگی قوم وملت کی ترقی میں بہت بڑی روک ہے اسی طرح جماعت کے بھی وہ افراد جو ناخواندہ ہیں وہ یقیناً ترقی کے میدان میں اس تیز رفتاری سے نہیں چل سکتے جس کی ہمیں آجکل ضرورت محسوس ہو رہی ہے (الا ماشاء اللہ) لیکن اگر جماعت کا یہ نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ تھوڑی سی بھی ہمت کرے تو خدا تعالے کے فضل سے اس کے نتائج نہایت شاندار اور خوشکن نکل سکتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں ملک کے سینکڑوں اور ہزاروں ان پڑھ بالغ زیور تعلیم سے آراستہ کئے جا سکتے ہیں۔

قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں بھی یہ گذارش کروں گا کہ ان کی مجالس میں جہاں جہاں ایسے خدام آئیں ان سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے اور انہیں مجلس کے نظام کے ماتحت ایسی ڈیوٹیوں پر لگایا جائے کہ وہ مجلس کی تعلیمی ترقی کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکیں۔ بلکہ معین طور پر دو دو یا تین تین ایسے خدام ان کے سپرد کر دیئے جائیں تاکہ وہ انہیں پڑھا سکیں۔ اور تعطیلات کے خاتمہ پر اندازہ لگایا جائے کہ وہ اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اور اس سے مرکز کو معین طور پر مطلع کیا جائے اور اگر قائدین حضرات کے نزدیک کسی خادم نے بہت اچھا کام کیا ہو اور وہ اس بات کا مستحق سمجھا جاتا ہو کہ اس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کیا جائے تو ان کے نام سے بھی مطلع کیا جائے تا حضور کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست کر دی جائے۔

مجھے کامل امید ہے کہ خدام اور قائدین کرام باہمی تعاون واشتراک سے اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے اور "تعلیم بالغان کی مہم" شروع کر کے ملک وملت کے لئے بہترین نتائج پیدا کریں گے۔ اللہ تعالے ہم سب کے ساتھ ہو اور ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

(۱) مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مورخہ ۲/۶/۵۲ اور ۳/۷/۵۲ کی درمیانی شب کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ لڑکی کا نام حضور اقدس نے ازراہ کرم فریدہ رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ لڑکی کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (میاں غلام احمد سٹینوگرافر دفاتر نہر لائلپور)

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی مولوی شمس الدین صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل عربک ٹیچر این اے سی ہائی سکول بوریوالہ (ملتان) کو مورخہ ۱۶ جون ۱۹۵۲ء بروز اتوار خدا تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صاحب عمر پاک سیرت اور خادم دین بناتے ہوئے والدین اور خاندان کے قرۃ العین بنائے۔ آمین یا رب العٰلمین (بشیر احمد سیال)

(۳) مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۲ء شب گیارہ بجے اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مولودہ کا نام "نعیمہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچی کو اسم بامسمّٰی بنائے اور صحت و تندرستی و اقبال مندی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین

خاکسار اعجاز احمد عفی عنہ مبلغ سلسلہ احمدیہ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان)

(۴) اللہ تعالےٰ و تبارک نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی شب کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نومولود کا نام فہیم الدین رکھا ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کے نیک، خادم دین، خوش بخت، مبارک اور عمر دراز ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (صلاح الدین احمد ناظم جائیداد)

درخواستہائے دعا

والدم مکرم حکیم مولوی محمد عبد العزیز صاحب آنکھوں میں کالا موتیا کی شکایت سے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب کچھ دنوں سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں محمد احمد ثاقب جامعۃ المبشرین ربوہ

میرے اباجان (امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ) کئی دنوں سے ناساز چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی فوری شفایابی و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ آمین (،)

میری لڑکی بدر سکینہ عمر ۲۲ سال عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب اسکی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید عبد الکریم ۵ کلفٹن روڈ کراچی)

میرے بڑے بھائی جان شیخ عبد الحی منصور احمد کے پیٹ میں بہت زیادہ درد ہے احباب کرام ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (ظفر محمود منٹگمری)

خاکسار قریباً پونے دو سال سے بعارضہ ٹی بی (T.B) بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار: اقبال احمد خاں ایاز (واقف زندگی) جاکے ضلع سیالکوٹ

میرا حکمانہ امتحان مورخہ ۲۸ جون سے شروع ہونے والا ہے۔ خاکسار کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا بشیر احمد مکان نمبر ۵۰۸ لب اندپورہ گوالمنڈی راولپنڈی چھاؤنی

میری بھتیجی عزیزہ شریفہ بیگم قریباً ۱۵۔۲۰ دن سے بعارضہ بخار بیمار چلی آ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے ان مبارک ایام میں دعا فرمائیں۔ مشکور ہونگا۔ (سردار محمد رام نگر لاہور)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

بعدالت جناب خان عبد الصمد خان صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر گجرات

مقدمہ نمبر ۳۲ بابت ۱۹۵۲ء

بہاول ولد سید احمد قوم جٹ گوندل سکنہ چوہال تحصیل و ضلع گجرات

بنام:۔ محکمہ بحالیات۔ فقیر چند۔

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ بابت ۱۹۴۹ء برائے اقرار داد کرانے اراضی واقعہ رقبہ چوہال تحصیل گجرات۔ بذریعہ انتقال ملکیت سائل ہے۔

بنام:۔ فقیر چند ولد لنگا سنگھ قوم اروڑہ سکنہ حافظ وال تحصیل گجرات۔ حال لاپتہ

سائل نے عدالت ہذا میں درخواست گذاری ہے۔ کہ مجھے جائداد بالا میں حقوق مندرجہ عنوان حاصل ہیں۔ اور ہرگاہ عدالت کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ مسئول علیہ مذکورہ بالا کی تعمیل معمولی طریق سے ہونی دشوار ہے۔ لہذا بنام مسئول علیہ مذکور نوٹس بذریعہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر وہ عدالت ہذا میں ۶/۲۶/۵۲ کو برائے پیروی و جواب دہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہوگا۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی اور درخواست بالا اس کی غیر حاضری میں سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۶/۶/۵۲ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم:۔ ڈپٹی کسٹوڈین ایوکوی پراپرٹی گجرات مہر عدالت

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

اگر قرآن مجید اہلِ کتاب کو مادہ پرستی کے خلاف مشترکہ محاذ بنانے کی دعوت دے سکتا ہے

تو یہ دعوت آج کیوں نہیں دی جا سکتی؟

ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے جو روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ ۱۹ جون میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی اس دعوت کے سلسلہ میں شائع ہوا ہے جو آپ نے کمیونزم کے مقابلہ میں عیسائیوں کو مسلمانوں کے ساتھ ایک مشترکہ محاذ بنانے کے لئے دی تھی

مکرمی! آپ کے اخبار کا نصب العین غالباً "جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے"؟ ظاہر ہے کہ یہ نصب العین نہایت ہی مبارک اور ملک و قوم کے لئے سراسر مفید ہے۔ چنانچہ آپ نے متعدد بار ارباب حکومت کو ان کی کوتاہیوں اور سستیوں کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ اپنی آواز کو موثر بنانے کے لئے کئی دفعہ کھلی چٹھیوں کے نام سے اپنے اخبار میں ایڈیٹوریل وغیرہ لکھے ہیں۔ اس بلند مقصد کے لئے لکھنے والے اخبار کے اخلاق یقیناً اتنے بلند ہونے چاہئیں کہ وہ اپنے اوپر بھی کسی تنقید کو بہادری سے سن کر اس کو برداشت کرے اور اگر اس کو اپنی غلطی سمجھ آ جائے تو بلا تکلف اس کو تسلیم کر لے۔ کیونکہ اپنی غلطی کو تسلیم کرنا اور جھوٹے وقار کو پس پشت ڈال کر اصلاح احوال کی کوشش کرنا جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنے سے کم بہادری کی بات نہیں۔ آپ کا اخبار عام طور پر شریف لوگ ہی پڑھتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ آپ کی کسی غلط یا سچی تنقید کا ان پر گہرا اثر بھی پڑے۔ چونکہ میرے خیال میں آپ نے پچھلے دنوں نادانستہ طور پر لیکن غالباً دیانتداری سے بعض ایسی باتیں لکھی ہیں جو میرے نظریئے کے مطابق کہنا مناسب نہ تھیں۔ اس لئے محض اصلاح احوال کی خاطر یہ سطور لکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عیسائیوں اور یہودیوں کو مادہ پرستی کے خلاف ایک مشترکہ محاذ بنانے کی دعوت دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم۔

اگر تو قرآن کریم تا قیامت زندہ اور آخری شریعت ہے تو آج بھی یہ دعوت زندہ اور موجود ہے۔ اگر ہمارے وزیر خارجہ نے بقول آپ کے ایک مذہبی (نہ کہ سیاسی) عیسائی جماعت کو اسلام اور عیسائیت کا مشترکہ محاذ بنانے کی دعوت دی ہے تو آپ کا وزیر خارجہ کے اس اقدام کو "ذہنی آوارگی" کہنا بہت سارے استغفار چاہتا ہے۔ وزیر خارجہ کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے دعوت ادھوری دی۔ اگر وہ فلسطین کے یہودیوں کو بھی یہ دعوت دے دیتے تو ارشاد قرآنی پر پورا عمل ہو جاتا۔

گذشتہ دنوں آپ نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے متعلق بہت ساری بے اطمینانی کا اظہار کیا تھا۔ جہاں تک آپ کی رشتیاق کا سوال ہے وہاں تک تو آپ جو کچھ بھی کہیں درست تھا لیکن عملی طور پر ایک بالکل آزاد اور مختار خارجہ پالیسی کے لئے جن مشکلات پر عبور پانا ضروری ہے۔ ان کو آپ نے سراسر نظر انداز کر دیا ہے۔ کیا آپ ابھی اپنی اندرونی کمزوریوں سے ناواقف ہیں۔ کیا آپ کے وزیر خارجہ ایسی آزاد خارجہ پالیسی کا اعلان کر سکتے ہیں جس طرح صدر ٹرومین، مارشل سٹالن یا چرچل کر سکتے ہیں۔ جن کی آواز کے پیچھے عظیم الشان طاقتیں موجود ہیں۔ پھر آپ کابینہ کے ممبر ہیں جس کا فیصلہ وزیر خارجہ نے نہیں بلکہ پوری کیبنٹ نے کیا ہوا ہے۔ پھر مسلمان ممالک کے باہمی اختلافات پر آپ نے شاید غور نہیں کیا۔ روٹھے ہوئے اور روٹھے ہوئے بھائیوں کے درمیان صلح کرانے والے کی محتاط پوزیشن آپ کو سمجھنی چاہیئے۔ آپ کے اپنے ملک کی یہ حالت ہے کہ آپ ایک دن کا اخبار پڑھ جائیے آپ کو متعدد قتل۔ چوریوں۔ بازاروں میں گولیاں کے چلنے اور پھر علماء کی قتل اور کفر کے فتووں کی خبریں نظر آئیں گی۔ اس ذہنی انارکی کے متعلق جس کی ذمہ داری وزیر داخلہ یا علماء پر ہے آپ بہت کم تنقید کرتے ہیں۔ بلکہ جب ایک غیر ملکی مصر کے مصطفیٰ مومن نے واقعہ کراچی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو ان کے بیان میں سے بعض فقرے کے فقرے خبر دیتے وقت حذف کر دیئے تو ایسی صورت میں کہاں کی دیانتداری ہے کہ آپ خارجہ پالیسی پر ایسی نامناسب تنقید اور بے اطمینانی کا اظہار کریں اور خارجہ پالیسی کی اصل بنیاد یعنی ملک کی اندرونی طاقت کو یکسر نظر انداز کر دیں۔

پھر سب سے بڑی ستم ظریفی تو یہ ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی اور متعلقہ مسلم ممالک سے اعانت پر خود یہ ممالک تو مطمئن بلکہ بے انتہا شکر گذار ہیں لیکن آپ جیسے خود پاکستانی غیر مطمئن۔ کیا آپ مصریوں کے سا۔۔ مصریوں سے زیادہ سمجھنے کا دعویٰ رکھتے ہیں؟ کیا آپ ایران۔ طیونس اور لیبیا کے معاملات کو ان ممالک کے لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں لہ۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے وزیر خارجہ کے شوق تبلیغ کو خواہ مخواہ استہزاء کا نشانہ بنایا ہے۔ آپ زیادہ کھل کر بات کیوں نہیں کرتے۔ کہ وزیر خارجہ کمیونسٹ ہو جائیں۔ اسلام اور قرآن کریم کا کسی جگہ نام نہ لیں۔ روسی بلاک میں شامل ہو جائیں۔ انگریزوں کو گالیاں دیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ احمدیت سے توبہ کریں۔

میرے محترم بزرگ دوست جو چیز وزیر خارجہ سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ وزیر خارجہ کو کہیئے۔ اور جو چیز ظفر اللہ خاں کی ذات سے تعلق رکھتی ہے وہ ظفر اللہ سے کہیئے۔ ان سب چیزوں کو خلط ملط تو نہ کیجیئے کیونکہ یہ آپ ایسے صحافی کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ غصہ میں آپ نے وزیر خارجہ کو "تبلیغ" سے رو کنے کی نصیحت کی ہے۔ لیکن یہ سوچا نہیں کہ تبلیغ کی تعریف کیا ہے۔۔ اور کیا یہ بندش صرف وزیر خارجہ کے لئے ہے۔ یا سب وزراء کے لئے۔ اور دیگر ارباب حکومت کے لئے بھی۔ اگر سب کے لئے ہے۔ تو سب کی تبلیغ بھی الگ الگ ہوگی۔ آپ کس کس کو اور کس کس قسم کی تبلیغ سے روکنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ بہادری دکھا کر اپنے اخبار میں یہ رائے دے سکتے ہیں۔ شیعہ وزیر اپنی مذہبی تقاریب میں اور سنی وزیر اپنی مذہبی تقاریب میں اگر شامل ہوں گے۔ تو برا کریں گے۔ اور اور یہ مخصوص ان کا شوق تبلیغ ہوگا۔ اور اگر کوئی غیر مسلم وزیر ہمارے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ وغیرہ میں شامل ہوگا۔ تو وہ سب سے بڑا مجرم ہوگا۔ اور ظفر اللہ خاں اگر "اسلام ایک زندہ مذہب" پر تقریر کریں گے تو وہ مجرم ہوں گے۔

خدارا کچھ تو سوچیئے کہ آپ غصہ میں کتنی بڑی بات کہہ گئے ہیں، کاش کہ آپ دوبارہ غور فرما کر اپنا نظریہ بدل لیں۔ کیونکہ قیامت کے دن آپ نے کسی متعصب مولوی کو نہیں بلکہ خدا کے دو جہان کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔

بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا حافظ مسعود احمد

پاکستان سے تعلقات استوار کئے جائیں

دمشق ۱۹ جون۔ حکومت شام نے عرب لیگ کے سکرٹریٹ کو تجویز پیش کی ہے کہ لیگ کے تمام ارکان ممالک کو دعوت دی جائے۔ کہ عرب ممالک اور پاکستان کے درمیان ثقافتی تعلقات بڑھائے جائیں۔ اس سلسلے میں تجویز ہے۔ کہ پاکستانی اداروں کو قیمتی عربی کتابیں پیش کی جائیں۔ اور ثقافتی مشن بھیجے جائیں۔ (اسٹار)

عراق اپنی ٹکٹیں خود چھاپے گا

لندن ۱۹ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عراق اپنی ٹکٹیں اور سرکاری نقشہ جات چھاپنے کے لئے برطانیہ سے مشینیں خریدے گا۔ حکومت نے ایک انجینئر کو برطانی کمپنیوں کے ساتھ مشینوں کی خرید اور ان کے لگانے کی تربیت کی بات چیت کرنے کے لئے ارسال کر دیا ہے۔ (اسٹار)

لیڈنگ آرٹیکل بقیہ صفحہ ۳

اشاعت لاکھوں سے زیادہ ہے۔ اس کی پاکستان کی خارجہ پالیسی پر غلط نکتہ چینی کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اور جواب بھی ایسا کہ جس سے تمام اسلامی اور غیر اسلامی دنیا گونج اٹھی ہے۔ بھلا اتنا بڑا ظلم بھی کبھی دیکھا یا سنا گیا ہے؟

آزاد کی رپورٹ ہے۔ کہ جب شیخ حسام الدین نے اپنے ماہرین سیاست حاضرین سے پوچھا۔ کہ کیا یہ اقدام صحیح ہوگا۔ تو سب نے بلند آواز سے کہا۔ "نہیں" خدا تعالیٰ اس مفکر اور ان ماہرین سیاست حاضرین کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔

حکومت کو چیلنج

شیخ حسام الدین نے اپنی اس اوکاڑہ والی تقریر کے آخر میں حکومت سے خطاب کر کے فرمایا ہے:۔

پاکستان کی مستحکم دیوار میں سے گندی اینٹ کو نکال دو۔ ملک ترقی کر جائے گا۔ یہ گندی اینٹ سر ظفر اللہ ہے۔ اگر یہ گندی اینٹ نہ نکالی گئی۔ تو ممکن ہے۔ یہ مستحکم دیوار اپنے پاؤں پر کھڑی نہ رہ سکے گی

اس گندی اینٹ کو تم خود نکال دو۔ ورنہ اس دیوار کے بنانے والے خود اس اینٹ کو نکال کر اس کی جگہ کوئی اچھی اور مضبوط اینٹ نصب کرنے پر مجبور ہو جائیں گے"۔

(آزاد ۲۰ جون ۱۹۵۲ء صفحہ ۶ آخری پیرا)

کیا ارباب حکومت نے شیخ حسام الدین صاحب احرار کا چیلنج سن لیا؟ اب یہ فرض ارباب حکومت کا ہے کہ اس کا جواب دے۔

دمشق ۱۹ جون۔ شام کی حکام نے اعلان کیا ہے کہ مشہور بھارتی مورخ ڈاکٹر ۔۔۔ کی راہنمائی میں ایک بھارتی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو اسلامی ممالک اور بھارت کے درمیان بہتر تعلقات استوار کرے گی۔ کمیٹی اپنا کام پاکستان میں شروع کرے گی۔ اور اس کے بعد دوسرے اسلامی ممالک اور ایشیا اور افریقہ میں بھی اپنی سرگرمیاں جاری رکھے گی۔ (اسٹار)